Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

تہذیبی اور استعماری کوششوں کے تناظرمیں مالک بن نبی کی تالیفات کا جائزہ

An Analysis of Malek Bennabi's Writings in the Context of Civilizational and Colonial Efforts

Dr. Rafiq Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government College Daggar, Buner, Pakistan
Email: rafiq.daggar@gamil.com

Dr. Muhammad Zubair
Assistant Professor Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan,Pakistan
Email: zubair@awkum.edu.pk

Dr. Samiul Haq
Assistant Professor Institute of Islamic Perspectives and Guidance (IIPG) University of Management and Technology, Lahore, Pakistan
Email: samiulhaqs@gmail.com

ABSTRACT
The common link between civilization and colonialism lies in their association with efforts aimed at change and progress. Algeria faced challenges from both these dimensions. To guide the nation towards genuine progress and renaissance, Malek Bennabi played a fundamental and reality-based role. Though born in Algeria, Bennabi faced the challenges of civilization and colonialism while living away from his homeland, leading a life of struggle. In this context, Malek Bennabi authored approximately 30 books, both large and small. Most of these books were published under the series titled Mushkilat al-Hadarah ("The Problems of Civilization"). Bennabi believed that the core issue of any nation is, in essence, a civilizational issue, and no nation can overcome its problems unless it deeply understands the factors that contribute to the rise and fall of civilizations.
Bennabi also worked extensively on analyzing colonial projects and was well-versed in the tactics and strategies of colonialism. He commented on the intellectual invasion initiated by colonial powers, as well as on the conditions of colonized nations, the methods employed by colonizers, and their relationships and interactions with the indigenous populations. All his books were initially written in French, later translated into Arabic and other languages, with Bennabi personally verifying most of the translations. He was also proficient in other languages. After moving from France to Cairo, he took formal lessons in Arabic to enhance his writing skills in the language. This study provides an overview of his work.

Keywords: Civilization, Colonialism, Malek Bennabi, Writings, Analysis

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

تہذیب اوراستعمارکاآپس میں قدرمشترک ربط ہے کہ دونوں تبدیلی اورترقی کے لیے کی جانے والی کوششوں میں شمارہوتے ہیں۔ملک الجزائرکاسامنا ان دونوں جہات سے ہوا۔لیکن حقیقی ترقی اورعروج سے روشناس کرانے ک ےلیے مالک بن نبیؒ نے بنیادی اور
مبنی برحقیقت کرادراداکیا۔یوں توان کی پیدایش الجزائرمیں ہوئی لیکن تہذیب واستعمارسے جب سامناہواتووہ ملک سے دورایک جدوجہدکی زندگی گزاررہے
تھے۔اسی تناظرمیں ان کی مالک بن نبی نے تقریبا 30 چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی اکثر کتابیں "مشکلات الحضارۃ" یعنی تہذیبی مسائل کے سیریز کے نام سے چھپ گئی ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ہر قوم کا مسئلہ در اصل ان کی تہذیب کا مسئلہ ہے اور کوئی قوم اس وقت تک اپنے مسائل سے نہیں نکل سکتی جب تک وہ ان عوامل کو گہرائی میں نہ سمجھیں جن سے تہذیبی بنتی اور ختم ہوتی ہیں۔
اسی طرح استعمارکے منصوبوں پرانہوں نے کام کیا۔اوراستعمارکانبض شناس رہا۔
استعمار کی جانب سے فکری یلغار کے علاوہ مالک بن نبی نے استعمار کے زیر قبضہ ممالک کے حالات، استعماری حربوں اور قابضین کا اس ملک کے باشندوں کے ساتھ رویہ اور تعلقات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔
اُن کی تمام کتابیں فرانسیسی زبان لکھی گئی ہیں۔ بعد میں عربی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ ہوئیں اور تقریبا سب کی انھوں نے خود توثیق کی ہے۔ جبکہ دیگرزبانوں میں بھی ان کاعبورتھا۔فرانس سے قاہرہ منتقل ہونے کے بعد انھوں نے عربی زبان میں اپنی تحریری صلاحیت کو بڑھانے کے لئے باقاعدہ عربی کے دروس لیے۔ذیل میں ان کے کام کاجائزہ لیاجارہاہے۔
مالک بن نبی نے تقریبا 30 چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی اکثر کتابیں "مشکلات الحضارۃ" یعنی تہذیبی مسائل کے سیریز کے نام سے چھپ گئی ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ہر قوم کا مسئلہ در اصل ان کی تہذیب کا مسئلہ ہے اور کوئی قوم اس وقت تک اپنے مسائل سے نہیں نکل سکتی جب تک وہ ان عوامل کو گہرائی میں نہ سمجھیں جن سے تہذیبی بنتی اور ختم ہوتی ہیں۔ ان کے مطابق آج کا مسلمان تہذیبی حالت میں زندگی نہیں گزار رہا کیونکہ اسلامی معاشرہ ایک لمبے عرصے تک تاریخ کے دائرے سے باہر رہا ہے اور وہ اس وقت نئے جنم کے دور سے گزر رہا ہےجبکہ ہر طرف سے معاشرتی اور فکری بیماریوں نے گھیر رکھا ہے اور افسوس یہ ہے کہ ہم بیماری کے بجائے اس کی علامات کا علاج کر رہے ہیں۔ان کے مطابق مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کے لئے سوچیں اور کام کریں کہ ہم کیسے دوبارہ تاریخ ساز قوم بن سکتے ہیں؟ کیسے ممکن ہے کہ ہم ایک تہذیب کی بنیادی عنصر کی حیثیت حاصل کرسکیں؟[1]انھوں نےاپنی کتابیں اس سوچ کو مدنظر رکھ کر تصنیف کی ہیں۔
چند ایک کتابوں کے علاوہ اُن کی تمام کتابیں فرانسیسی زبان لکھی گئی ہیں جو بعد میں عربی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ ہوئیں۔ عربی تراجم زیادہ تر معروف اور ماہر

---

[1]۔ محمد العبدہ، الدکتور، **مالک بن نبی مفکر اجتماعی و رائد اصلاحی** (دمشق: دار القلم، ط"1، 2006ء)، ص: 104۔

مترجمین نے کیے ہیں اور تقریبا سب کی انھوں نے خود توثیق کی ہے۔ فرانس سے قاہرہ منتقل ہونے کے بعد انھوں نے عربی زبان میں اپنی تحریری صلاحیت کو بڑھانے کے لئے باقاعدہ عربی کے دروس لیے، چنانچہ **"الصراع الفکری فی البلاد المستعمرۃ"** پہلی کتاب تھی جو براہ راست عربی زبان میں لکھی گئی۔ مالک بن نبی کی چند کتابیں ان کی وفات کے بعد شائع ہوئیں۔ ذیل میں تاریخ اشاعت کے اعتبار سے اُن کی بعض معرکۃ الآراء تصانیف کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

الظاھرۃ القرآنیۃ: یہ کتاب پہلی بار 1946ء میں الجزائر سے شائع ہوئی ۔ اس کا فرانسیسی نام Le Phenomene Coranique ہے، اسے مصر کے معروف مصنف، مترجم اور دانشور عبد الصبور شاہین نے عربی میں منتقل کیا یہ مالک بن نبی کی باقاعدہ پہلی کتاب ہے ، اس سے قبل ان کے مقالات اور مضامین مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے۔ اس کتاب میں انھوں نے نبوت کا مفہوم، اسلام کے اصول ، رسول اور وحی کے علاوہ قرآن کریم اور بائبل کا موازنہ اور دیگر متعلقہ مضامین پیش کیے ہیں۔[(2)]
مالک بن نبی نے اس کتاب میں قرآن کریم کا اعجاز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور مغربی ثقافت سے متاثر مسلم نوجوانوں کو دین کی مضبوط بنیادیں فراہم کی ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "آج کا مسلمان زمانہ جاہلیت کا جیسا عربی دان ہے نہ عباسی دور کا عربی خوان جبکہ قرآن کا اعجاز ہر زمانے میں اس کی لازمی صفت ہے"[3]چنانچہ انھوں نے قرآن کے عربی زبان میں ہونے کے علاوہ دیگر دلائل کا سہارا لیا ہے۔

لبیک حج الفقراء: یہ کتاب در اصل یہ مختصر ناول کی صورت میں لکھی گئی ہے جو اُن کے سفر حج کے روداد و واقعات پر مبنی ہے۔ یہ کتاب فرانسیسی زبان میں LebbeikPelerinage de Pauvres کے عنوان سے 1947ء میں دار النھضہ، الجزائر سے شائع ہوئی۔ یہ شاید وہ واحد کتاب ہے جس کا لمبے عرصے تک کسی نے ترجمہ نہیں کیا۔ 2009ء میں ڈاکٹر زیدان خولیف نے اس کا ترجمہ کیا اور مالک بن نبی کے دوست معروف ناشر ، مترجم اور مصنف عمر مسقاوی نے اپنے مختصر دیباچہ کے ساتھ دار الفکر ، دمشق سے اسے شائع کیا۔[(4)]

شروط النھضۃ: اس کتاب کا فرانسیسی نام Les Conditions de la renaissance ہے، جو 1948ء میں الجزائر سے شائع ہوئی اور بعد میں عبد الصبور شاہین اور عمر مسقاوی نے اس کا ترجمہ کرکے شائع کیا[(5)]۔ مالک بن نبی نے عربی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن جو 1960ء میں شائع ہوا، میں قارئین کی آراء، سوالات اور تجاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے **"اثر الفکرۃ الدینیۃ فی تکوین الحضارۃ"** کے عنوان سے ایک پوری فصل کا اضافہ کیا۔ [(6)] اس کتاب میں مالک بن نبی نے تہذیب کی اہم شروط اور اس کے عناصر ترکیبی ذکر کیے ہیں ۔انھوں نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ انسان ، زمین اور وقت کے ترکیب

---

[2]۔ دیکھئے فہرست کتاب: **الظاہرۃ القرآنیۃ**(بیروت: دار الفکر و دمشق: دار الفکر المعاصر، ط:4، 1987ء) ، ص: 326 تا 328۔
[3]۔ سابقہ مصدر، ص: 65۔
[4]۔ دیکھئے ناشر کا مقدمہ، **لبیک حج الفقراء**، دار الفکر ، دمشق، 2009ء، ص: 9۔
[5]۔ مالک بن نبی، **شروط النھضۃ**، دار الفکر، بیروت، 1986ء۔
[6]۔ دیکھئے عربی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کا مقدمہ، ص:13۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

ہی سے تہذیب بنتا ہے۔

وجهة العالم الاسلامی: یہ مالک بن نبی کی کتاب Vocation de l islamکا عربی ترجمہ ہے جو عبد الصبور شاہین نے کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک ترجمہ "مستقبل الاسلام" کے نام سے شعبان برکات اور ایک"نداء الاسلام" کے عنوان سے رمضان لاوند نے کیا ہے۔ (7)

5- فکرة الإفريقية الآسيوية فی ضوء مؤتمر باندونغ: یہ کتاب 18 تا 25 اپریل 1955ء میں انڈونیشیا کے جزیرہ جاوا کے مغربی شہر بینڈونگ (Bandung)میں منعقدہ افرو ایشین کانفرنس(8) کی روشنی میں لکھی گئی تھی۔ اس کتاب کا فرانسیسی عنوان"L'afro-asiatique Conclusion la conference de Bandoeng" ہے جو کانفرنس کے ایک سال بعد 1956ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کا ترجمہ بھی عبد الصبور شاہین نے کیا ہےجسے دار الفکر نے دمشق اور بیروت سے 1979ء میں شائع کیا۔ مقالہ نگار کے پاس اس کا تیسرا ایڈیشن موجود ہے۔ (9) اس کتاب کے عربی ترجمے کے دوسرے ایڈیشن کا مقدمہ خود مصنف نے لکھا ہے۔(10)

حديث فی البناء الجديد: La nouvelle edification sociale یہ کتاب در اصل اُن محاضرات پر مبنی ہے جو انہوں نے 1959 میں لبنان اور شام میں مختلف پروگرامات کے دوران پیش کیے تھے۔ یہ کتاب شریف الانصاری نے مکتبہ عصریہ، صیدا شام سے 1960ء میں شائع کی۔ ان محاضرات میں انھوں نے اپنے افکار وخیالات پیش کیے ہیں۔ مالک بن نبی کے ساتھی عمر کامل مسقاوی نے انھیں مرتب کرکے مختصر مقدمہ کے ساتھ شام سے چھپوایا۔

مشكلة الثقافة: اس کتاب کا فرانسیسی عنوان La problem de la cultureہے۔ اس کا ترجمہ بھی عبد الصبور شاہین نے کیا ہے(11) ۔ عمر کامل مسقاوی نے کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے کہ 1959ء میں جب مالک بن نبی قاہرہ میں تھے تو وقتا فوقتا طالب علم اُن کے پاس آتے اور ثقافت کے بارے میں ان سے سوالات کرتے ، خاص طور پر اُن افکار پر بات کرتےجو انھوں نے اپنی کتاب" شروط النهضة" اور "فکرة الافريقية والآسيوية" میں پیش کیے ہیں، تو انھوں نے سوچا کہ کیوں نہ اس موضوع پر ایک مستقل کتاب

7۔ الطاہر سعود، **التخلف والتنمية فی فكر مالک بن نبی** (بیروت: دار الهادی ، بغداد: مرکز دراسات فلسفة الدين ، ط:1، 2006ء)، ص: 113-

8۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا تقریبا دو کیمپوں میں تقسیم ہوگئی ، ایک طرف امریکا تھا اور دوسری جانب رشین فیڈریشن ۔ ایسے میں بعض افریقی اور ایشیا ئی ممالک نے ایک الگ بلاک بنانے کی کوشش کی ۔ بانڈونگ یا بینڈونگ کانفرنس جس میں انڈیا و پاکستان سمیت 29 ممالک نے شرکت کی، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کانفرنس کا بنیادی مقصد ایشیا، افریقہ اور لاتینی امریکہ میں نوآبادیاتی اور سامراجی قبضے کا خاتمہ اور مقبوضہ ممالک کی آزادی کا مطالبہ تھا۔ اس کانفرنس میں کمیونزم اور سرمایہ دارانہ نظام کے مابین سرد جنگ کا حصہ نہ بننے کا فیصلہ کیا گیا۔ کانفرنس کے بارے میں مزید جاننے کے لئے دیکھیے:
https://en.wikipedia.org/wiki/Bandung_Conference

9۔ مالک بن نبی، **فكرة الإفريقية الآسيوية فی ضوء مؤتمر باندونغ**، ترجمہ: عبد الصبور شاہین (دمشق و بیروت : دار الفکر، ط:3، 2001ء)۔

10۔ ایضا، ص: 13تا 15-

11۔ مالک بن نبی، **مشكلة الثقافة** (دمشق: دار الفکر ،ط:4، 1984ء)۔

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

مرتب کی جائے، چنانچہ یہ کتاب اس سوچ کے نتیجے میں لکھی گئی۔[12]

الصراع الفكري فى البلاد المستعمرة:یہ مالک بن نبی کی پہلی کتاب ہے جو انھوں نے براہ راست عربی میں لکھی ہے۔ یہ کتاب قاہرہ سے 1960[13] میں شائع ہوئی جب وہ مصر میں قیام پزیر تھے۔ اس کتاب میں استعمار کی جانب سے فکری یلغار کے علاوہ مالک بن نبی نے استعمار کے زیر قبضہ ممالک کے حالات، استعماری حربوں اور قابضین کا اس ملک کے باشندوں کے ساتھ رویہ اور تعلقات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔[14]

فكرة كمنويلث إسلامى:Idée d'un commonwealth Islamigue یہ کتاب 1969ء میں مکتبہ عمار سے شائع ہوئی ۔ اس کا عربی ترجمہ الطیب الشریف نے کیا ہے۔اس کا دوسرا یڈیشن 1990ء میں مالک بن نبی کی دیگر کتابوں کی طرح مشكلة الحضارة کے سلسلہ وار سیریز میں دار الفکر بیروت سے شائع ہوا۔ اس کتاب میں مالک بن نبی نے اسلامی دولت مشترکہ کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔[15]

تأملات[16]: یہ کتاب مالک بن نبی کی ایک اور کتاب "**حديث فى البناء الجديد**"جو 1960 میں چھپی تھی اور ایک مختصر کتابچے "**تأملات في المجتمع العربي**" کے مجموعے پر مشتمل ہے۔ جب مالک بن نبی نے اپنی کتابوں پر نظر ثانی کی اور انھیں نئے سرے سے شائع کرنے کا اہتمام کیا تو بعض کتابوں میں کچھ ترامیم بھی کیں ۔[17] انھوں نے پہلی کتاب میں عرب معاشرے کی کمزوریوں پر بات کی لیکن اس سے تیسری دنیا کے تمام پسماندہ ممالک کی کمزوریوں کی نشاندہی مراد تھی اور دوسری کتاب میں معاشرے کی تشکیل نو کی بات کی ہے اور اس سے مراد اس ضرورت کو واضح کرنا ہے کہ پسماندہ ممالک کو تہذیب کی دوڑ میں شامل کرلیا جائے تاکہ وہ عالمی سطح پر دنیاکے معاملات میں شریک ہوں۔[18] اس وجہ سے انھوں نے اپنی ان دو کتابچوں کو یکجا کیا اور "**تاملات**" کے عنوان سے شائع کروایا۔ اس کتاب کا فرانسیسی عنوان Reflextion ہے جو قاہرہ سے 1961ء میں چھپ گئی تھی۔[19]

في مهب المعركة:یہ در حقیقت مالک بن نبی کے مقالات اور کالموں کا مجموعہ ہے جو انھوں نے پیرس سے شائع ہونے والے دو فرانسیسی اخبارات" **الشباب المسلم**" اور "**الجمهورية الجزائرية**" میں چالیس کی دہائی کے آخر اور پچاس کی دہائی کے شروع میں لکھے تھے۔ 1956 میں جب وہ قاہرہ منتقل ہوئے اور وہاں کے حالات سے آگاہ ہوئے تو

12۔ دیکھئے کتاب کا مقدمہ، ص: 7، 8۔

13۔ مقالہ نگار کے پاس اس کتاب کا مالک بن نبی کی کتابوں کے ناشر اور مترجم عمر کامل مسقاوی کے زیر اہتمام دار الفکر دمشق سے 1981ء میں شائع ہونے والا نسخہ موجود ہے، جو درمیانے سائز کے ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔

14۔ دیکھئے فہرست کتاب، **الصراع الفكرى فى البلاد المستعمرة**، دار الفکر، دمشق، ط:1981ء، ص:127 ۔

15۔ مالک بن نبی، **فكرة كمنويلث اسلامى**(بیروت و دمشق، دار الفکر ، ط: 2000ء-)۔

16۔ مالک بن نبی، **تأملات**(بیروت و دمشق، دار الفکر، ط:1، 1979ء اعادہ :2002ء)۔

17۔ دیکھئے مقدمہ کتاب از ناشر عمر کامل مسقاوی، ص:7۔

18۔ ایضا، ص:7۔

19۔ الطاہر سعود، **التخلف والتنمية فى فكر مالك بن نبى**، مصدر سابق، ص: 114۔

انھوں نے مناسب سمجھا کہ ان مقالات کو عربی میں شائع کرنا چاہئے چنانچہ خود اس کو عربی میں منتقل کرنے کا اہتمام کیا اور اس کی نوک پلک درست کی اور 1961ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ ان مقالات میں الجزائر کے اس وقت کے حالات اور سیاسی، ثقافتی اور معاشرتی مسائل پرگہرائی کے ساتھ بحث کی ہےاور مسلمان نوجوانوں کواس کے حقیقی حل تلاش کرنے کی دعوت فکر دی ہے۔[20]

میلاد مجتمع، شبكة العلاقات الاجتماعية: یہ کتاب بھی فرانسیسی زبان میں لکھی گئی تھی اور اس کا فرانسیسی عنوان Naissance d'unesociété ہے۔ یہ 1962ء میں قاہرہ سے چھپی ۔اس کا عربی ترجمہ عبد الصبور شاہین نے کیا۔ اس میں مصنف نے معاشرے کی تاریخ کے بارے میں تفصیل درج کیاہے۔ معاشرہ کیسے تشکیل پاتا ہے اور کس طرح ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے؟ مالک بن نبی نے اس ضمن میں یہ مشہور قول نقل کیا ہے کہ:**"لا يصلح آخر هذه الأمة إلا بما صلح به أولها"**[21]یعنی جس طرح ہمارے اسلاف باتوں سے زیادہ عمل پر یقین رکھتے تھے اسی طرح اگر ترقی چاہئے تو عمل اور کارکردگی دکھانی پڑے گی۔ انھوں نے لکھا ہے کہ " انسانی جماعت اس وقت معاشرہ کہلانے کے قابل ہوتی ہے جب وہ حرکت شروع کرے، یعنی جب اپنے ہدف تک پہنچنے کے لئے اپنے آپ کو تبدیل کرنا شروع کردے" [22] وہ لکھتے ہیں کہ ہدف یہ نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو یہ سکھائے کہ وہ اچھی بات کریں اور اچھی چیزوں کے بارے میں لکھیں بلکہ ہدف یہ ہے کہ ہم ہر شخص کو یہ سکھائیں کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کیسے زندگی گزاریں یعنی ہم انھیں یہ سکھائیں کہ کیسے تہذیب یافتہ ہوسکتا ہے۔[23]

آفاق جزائريةللحضارة والثقافة والمفهومية: یہ کتاب پہلی مرتبہ 1964ء میں الجزائر سے شائع ہوئی۔ اس کا ترجمہ الطیب الشریف نے کیا ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر مالک بن نبی کے تین مقالات پر مشتمل ہے جو بعد میں ان کی کتاب القضایا الکبریٰ میں شامل کئے گئے۔ اس کتاب کا فرانسیسی نام " Perspectives Algeriennes de la civilization, de la culture, de l'ideologie " ہے۔[24]اس کتاب کا پس منظر یہ ہے کہ جون 1962ءکے انقلاب اور الجزائر کو آزادی ملنے کے فورا بعد ملک میں مختلف مسائل نے سر اٹھایا۔ سب سے پہلے تو اقتدار کے لئے رسہ کشی شروع ہوئی اورشدید اختلافات کی وجہ سے نوبت قتل وقتال تک پہنچی تو بن نبی نے کہا کہ یہ تہذیبی مسئلہ ہے چنانچہ انھوں نے فکری بنیادوں پر اس مشکل سے نکلنے کے لئے بن بیلا کی حکومت کو تین مقالات میں اس کا حل پیش کیا۔ انھوں نے واضح کیا کہ سیاست ملازمت نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے اور سیاست دان کے لئے ضروری ہے کہ اس کا رویہ ایک داعی کا رویہ ہو نہ کہ ایک ملازم کا اور اگر سیاست کا ہدف تہذیب کا ارتقاء نہ ہو تو اس

[20]۔ اس کتاب کے بارے میں مصنف کی کتابوں کے ناشر عمر مسقاوی کا دیباچہ دیکھئے: مالک بن نبی، **فی مهب المعركة، ارهاصات الثورة**، دمشق، دار الفکر، ط: 1981ء نشر مکرر 2002ء، ص: 7 تا 9۔

[21]۔ مالک بن نبی، **میلاد مجتمع، الجزء الاول شبكة العلاقات الاجتماعية**، ترجمہ: عبد الصبور شاہین، اصدار ندوة مالک بن نبی (دمشق: دار الفکر، 1985ء)، مقدمة کتاب۔

[22]۔ سابقہ مصدر، ص: 16۔

[23]۔ سابقہ مصدر، ص: 93۔

[24]۔ الطاہر سعود، **التخلف والتمنمية فی فکر مالک بن نبی**، مصدر سابق، ص: 115۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان کے مطابق "ہر انسانی سرگرمی اگر اس دائرے سے خارج ہوتو وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے، چنانچہ یوں سیاست جھوٹ کا کاروبار بن جاتا ہے، معیشت چند مخصوص لوگوں کے گرد گھومتی ہے اور ثقافت فقط نمائش کا نام رہ جاتا ہے۔"[25]

مذكرات شاهد للقرن: یہ مالک بن نبی کی ڈائری پر مشتمل ان کی زندگی کی داستان ہے۔ ان کی یہ ڈائری 1966ء کو الجزائر سے فرانسیسی زبان میں شائع ہوئی۔ ابتداء میں یہ کتاب دو الگ الگ حصوں القسم الاول (الطفل) اور القسم الثانی (الطالب) میں چھپی بعد ازاں ناشر نے دونوں حصوں کو یکجا کردیا۔ پہلے حصے جس میں مؤلف نے بچپن کے واقعات اور احوال کا ذکر کیا ہے ، کے بارے میں ناشر عمر مسقاوی نے لکھا ہے کہ مالک بن نبی نے خود کتاب کا مسودہ میرے حوالے کیا اور خواہش ظاہر کی کہ اس کا عربی میں ترجمہ کرکے شائع کیا جائے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر عبد المجید النعنعی کے ساتھ معاہدہ کیا اور خود بھی اس عمل میں شریک رہا۔[26] ناشر کے مطابق عبد المجید النعنعی نے جب ترجمہ مکمل کرلیا تو پتہ چلا کہ مروان قنواتی نے ہم سے پہلے یہ کام کرلیا ہے جو شائع بھی ہوچکا ہے۔ ستر کی دہائی کے آغاز میں مالک بن نبی نے خود دوسرے حصے کا ترجمہ کیا جب انھیں محسوس ہوا کہ پہلے حصے کے ترجمے میں کچھ جھول ہے جس سے مؤلف کے احساسات بھر پور طریقے سے قاری کو منتقل نہیں ہورہے ہیں۔[27]
بعد ازاں جب مالک بن نبی کی کتابیں نئے سرے سے شائع ہونا شروع ہوئیں تو پہلے حصے کے دونوں ترجموں کو سامنے رکھ کر اس پر نظرثانی کی گئی تاکہ مالک بن نبی کے اپنے ترجمے سے زیادہ سے زیادہ مماثلت پیدا ہوجائے۔ نیز اب دونوں حصوں کو ایک ہی کتاب میں شامل کرلیا گیا۔ اس کتاب میں مؤلف نے نہ صرف حالات وواقعات کو قلمبند کیا ہے بلکہ ان حالات کے بارے میں اپنے موقف کا ذکر بھی کیا ہے۔[28]

إنتاج المستشرقين و أثره في الفكر الإسلامي الحديث: مالک بن نبی کے نزدیک عالم اسلام کو بالعموم اور عالم عرب کو بالخصوص جن تہذیبی چیلنجوں کا سامنا ہے ، ان میں استشراق ایک اہم مسئلہ ہے۔ زیر نظر کتاب جس کا فرانسیسی عنوان " L'oeuvre Des orientalistes" ہے ۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ 1969ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔[29] یہ بھی در اصل مؤلف کے ایک محاضرے پر مبنی ہے جو انھوں نے 1966ء کو یورپ میں مسلمان طلبہ کی ایک کانفرنس میں پیش کیا تھا ۔ محقق کے علم کے مطابق مالک بن نبی کی یہ واحد تاب ہے جس کا اب تک اردو میں ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔ ترجمہ ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے کیا ہ اور انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اینڈ عربک سٹڈیز نئی دہلی سے 1996ء میں

---

[25]۔ دیکھئے ، مالک بن نبی قسط:13، **آفاق جزائرية**، از نور الدین بوکروح، ترجمہ: عبد الحمید بن حسان، 24 اپریل 2016، www.aljazairalyoum.dz-
[26]۔ دیکھئے کتاب کا عرض ناشر، مالک بن نبی، **مذكرات شاهد للقرن** (بیروت: دار الفکر المعاصر، و دمشق: دار الفکر، 1993ء)، ط:2 (مکرر)، ص: 7-
[27]۔ ایضا، ص:8-
[28] ایضا، ص: 8-
[29]۔ الطاہر سعود، **التخلف والتنمية فی فكر مالك بن نبی**، مصدر سابق، ص: 115-

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

شائع کیا۔[30]

اس کتابچہ میں مؤلف کے مطابق مستشرقین سے مراد وہ مغربی اہل قلم ہیں جو اسلامی فکر اور اسلامی تہذیب پر خامہ فرسائی کرتے ہیں۔انھوں نے مستشرقین کی تقسیم دو طرح سے کی ہے ؛ ایک زمانے کے اعتبار سے یعنی قدیم وجدیدمستشرقین اوردوسرا اسلام و مسلمانوں پر اثر انداز ہونے کے اعتبار سے۔[31] دوسرے قسم کے مستشرقین کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے لکھا ہے کہ ان میں کچھ وہ ہیں جواسلام اور مسلمانوں پر محض تنقید و نکتہ چینی کرتے ہیں اور انہیں بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، ایسے مستشرقین سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ انکے اثرات جدید اسلامی فکر پر نہ ہونے کے برابر ہیں، مگر وہ مستشرقین جنھوں نے اسلامی تہذیب کی مدح و تعریف کی ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ خطرناک ہیں۔ مسلمان مفکرین ان کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور ان کے خلاف کوئی خاص ردعمل ظاہر نہیں کرتے۔

مالک بن نبی نے اس قسم کے مستشرقین میں خصوصی طور پر رینو، ڈوزی، سیڈیو، آسین بلاتھیوس کا نام ذکر کیا ہے۔ ان کے مطابق ان لوگوں نے اسلامی تہذیب اور مسلمانوں کی مختلف علمی سرگرمیوں کو اسلئے اجاگر کیا تاکہ اپنے مغربی معاشرے کو اُن کاموں سے روشناس کروا سکیں لیکن دوسری طرف اسلامی معاشرے کے دانشور طبقے پر بھی ان کے دیرپا اثرات مرتب ہوئے۔ تھامس اکویناس وغیرہ نے قرون وسطی کے زمانے میں اسلامی علمی کارگزاریوں کو ترجمہ کرکے اپنی تہذیب و ثقافت کو مالا مال کیا اور مغربی نشاۂ ثانیہ کی راہ ہموار کی۔ اسی طرح استعماری دور میں مغرب نے سیاسی اصلاحات کے لئے اسلامی فکر و تہذیب سے رجوع کیا تاکہ اپنے سیاسی منصوبوں کو اسلامی ملکوں کے حالات کے مطابق کرکے ان مغلوب اقوام پر اپنی گرفت مضبوط بنا سکے۔[32]

اس سلسلے میں انھوں نے مسلم سائنسدانوں کی دریافتوں اور علوم کو یورپ منتقل کیا، کبھی وہ دیانتداری کے ساتھ ان کے نام سے منسوب کردیتے اور کبھی بددیانتی کے ساتھ مسلمانوں کے علمی اور سائنسی کارناموں کو اہل یورپ سے منسوب کردیتے۔مالک بن نبی نے اس کی کئی مثالیں پیش کی ہیں۔[33] اس مختصر کتابچہ میں اگر چہ استشراق کے دیگر مباحث پر بات نہیں کی گئی ہے، تاہم مسلم مفکرین کو سوچنے اور انھیں مستشرقین کے حملوں کا سد باب کرنے کے لئے دعوت فکر دی ہے۔

مشكلة الأفكار في العالم ا لإسلامي:یہ کتاب بھی اصل میں فرانسیسی زبان میں لکھی گئی تھی جس کا عنوان "Le problèmeidées dans le monde musulman" ہے، جو 1972ءمیں بیروت سے چھپی تھی۔مالک بن نبی کی کتابوں کے ناشر عمر مسقاوی ایڈوکیٹ نے فرانسیسی ادب کے معروف استاد ڈاکٹر بسام برکۃ اور ڈاکٹر احمد شعبوکے عربی کے ساتھ اسے دار الفكر المعاصر بیروت اور دار الفکر دمشق سے شائع کیا۔اگر

---

[30]۔ مالک بن نبی، جدید اسلامی فکر پر مستشرقین کے اثرات ، ترجمہ ظفر الاسلام خان(نیو دہلی، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اینڈ عربک سٹڈیز، 1996ء)۔

[31]۔ ایضا، ص: 11۔

[32]۔ ایضا، ص:

[33]۔ ایضا، ص:

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

چہ اس کا پہلا ترجمہ الاستاذ محمد عبد العظیم علی نے کیا تھا اور دار الفکر بیروت سے 1971ء ہی میں شائع ہوا تھا تاہم ناشر عمر مسقاوی نے مالک بن نبی کی وصیت کے مطابق ان کی تمام کتابوں پر نظر ثانی اور نئے انداز سے طبع کرنے کی ہدایت کی تھی اس لئے انھوں نے اس کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی دوبارہ کروایا جو ان کے اصولوں اور کتاب کے نصوص کے قریب تر ہو، نیز انھوں نے سابقہ ترجمہ کی افادیت اور اس پر کی گئی محنت کا انکار نہیں کیا ۔[34] 180 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مصنف نے سترہ فصول میں تقسیم کیا ہے۔

کتاب کا آغاز انھوں نے کائناتی خلا کو پُر کرنے کے دو طریقوں سے کیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ انسان جب اکیلے ہوتا ہے تو اسے اکیلےپن کا احساس پریشان کرتا ہے جسے انھوں نے کائناتی خلا کا نام دیا ہے۔ اس خلا کو پُر کرنے کی سوچ اور طریقہ کار اس انسان کی تہذیب وثقافت کو متعین کرتا ہے۔ انسان کے پاس دو راستے ہوتے ہیں ایک یہ کہ اس کی نظر مادہ پر ہو اور دوسرا یہ کہ وہ حقیقت کی تلاش میں لگ جائے ان دونوں حالتوں سے یا تو مادی ثقافت جنم لیتی ہے یا اخلاقی اور غیبی۔ اخلاقی اور غیبی ثقافت کی مثال پیغمبر اور ان کی دعوت ہے ۔[35]پوری کتاب اس طرح کے نادر افکار پر مشتمل ہے۔

المسلم في عالم الاقتصاد: یہ مالک بن نبی کی ان کتابوں میں سے ہے جو انھوں نے براہ راست عربی میں لکھی ہیں۔پہلی مرتبہ بیروت سے 1972ء میں چھپی۔[36]اس کتاب میں مؤلف نے مسلمانوں کے اس طرز فکر پر کڑی تنقید کی ہے جس کے رو سے وہ دنیا میں صرف دو معاشی ماڈلز کو عملا حتمی قرار دیتے ہیں ایک سرمایہ دارانہ نظام اور دوسرا مارکسزم سے پیدا ہونے والا ماڈل۔ مالک بن نبی نے ان دونوں نظامہائے معیشت کا محاکمہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی ہے کہ جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق شریعت کے حدود میں رہتے ہوئے خالص اسلامی معاشی نظام مسلمانوں کو پسماندگی سے نکالنے کے لئے اس سوچ سے باہر نکلنا ہوگا اور نئی راہیں تلاش کرنا ہوں گی۔ یہ کتاب معاشیات کے اصول و مبادی پر مشتمل نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کے فکری جمود کو توڑنے اور انھیں نئی راہیں تلاش کرنے کے لئے دعوت فکر ہے۔[37]

دور المسلم ورسالته في الثلث الأخير من القرن العشرين: یہ کتاب در اصل مالک بن نبی کے دو محاضرات کا مجموعہ ہے جو انھوں نے مارچ اور مئی 1972ء کو دمشق میں پیش کئے۔ پہلا محاضرہ وکلاء اور قانون دانوں کی ایک کانفرنس میں اور دوسرا دمشق کی معروف مسجد المرابط میں اسی عنوان کے ساتھ پیش کیا۔[38]یہ کتاب مالک بن نبی کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ 1991ء میں بیک وقت دارالفکر الجزائر اور دار الفکردمشق سے شائع ہوئی۔

بين الرشاد والتيه: اس کتاب میں مالک بن نبی نے فرانسیسی زبان میں لکھے گئے اپنے مقالات کو جمع کیا جو انھوں نے آزادی کے بعد الجزائر واپسی پر " La revolution

[34]۔ دیکھئے کتاب کا عرض ناشر بعنوان: تقدیم از عمر مسقاوی، **مشكلة الافكار فی العالم الاسلامی** (بیروت، دمشق: دار الفکر، 1988ء نشر مکرر 2002ء)، ص:5، 6۔
[35]۔ ایضا، ص: 17، 18۔
[36]۔ مالک بن نبی،**المسلم فی عالم الاقتصاد** (بیروت:دار الفکر، 1987ء، مکرر ایڈیشن: 2000ء)۔
[37]۔ مالک بن نبی، سابقہ مصدر ، ص: 105، 106۔
[38]۔ مالک بن نبی، **من اجل التغيير**، مقدمہ(دمشق: دار الفکر۔ 1991ء)، ص: 6 تا8۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

Africain" نامی فرانسیسی اخبار میں شائع کروائے تھے۔ 1972ء میں مؤلف نے ان مقالات کو یکجا کرکےخود عربی میں اس کا ترجمہ کیااور اس کے فصول وابواب مقرر کئے۔[39] تاہم یہ مجموعہ ان کی وفات کے دس سال بعد شائع ہوا۔ ان مقالات میں ساٹھ کی دہائی میں الجزائراور دیگر عرب اور اسلامی ممالک کے اندر رونما ہونے والے واقعات وحالات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز مؤلف نے آزادی حاصل کرنے کے بعد تیسری دنیا کے مسائل اور ان کے حل پر روشنی ڈالی ہے۔ ساٹھ کی دہائی میں الجزائر نیا جنم لے کر سیاسی ، انتظامی اور مالی مسائل کا شکار تھا، مالک بن نبی نے ان مسائل کو اجاگر کیا نیز انھوں نے مغربی مفاہیم کے مقابلے میں اپنے مفاہیم متعین کئےاور اس کی وضاحت کے لئے ماضی اور حال کی مثالیں پیش کیں۔[40]

20-من أجل التغيير:یہ کتاب بھی گزشتہ کتاب کی طرح مالک بن نبی کے مقالات کا مجموعہ ہے جو انھوں نے ساٹھ کی دہائی میں الجزائر کی آزادی کے بعد لکھے تھے۔ پہلے ان مقالات کو الجزائر کے معروف ادیب استاد نور الدین بوکروح نے **"من اجل تغییر الجزائر"** کے عنوان کے ساتھ جمع کیا ۔عمر مسقاوی نے ڈاکٹر بسام برکہ کے ترجمہ کے ساتھ پہلی مرتبہ اس کی اشاعت 1995ء میں بیروت سے ہوئی ۔[41]

21-مذکرات مالک بن نبی العفن: یہ مالک بن نبی کی یاد داشتوں پر مبنی ان کی دوسری کتاب ہے جس کے بارے میں انھوں نے باقاعدہ وصیت کی تھی کہ اسے اُن کی وفات کے بعد شائع کروایا جائے۔ اس کا پہلا حصہ جو 1932ء سے 1940ء تک کے حالات وواقعات پر مشتمل ہے دستیاب ہے۔ اس کا ترجمہ نور الدین خندودی نے کیاہے جبکہ ڈاکٹر احمد بن نعمان اور عبد الرحمن بن عمارہ نے مقدمہ لکھا ہے۔ اس کا فرانسیسی نام "PourrituresMémoires" ہے جس میں انھوں نے 1932 سے 40ء تک کی اپنی تکلیف دہ یاد داشتوں کو جمع کیا ہے ۔ ملکی حالات اور فرانسیسی سامراج کے آلہ کار اہل وطن کی خیانت کی کہانیاں اور اپنی والدہ کی وفات کا تذکرہ اس کتاب کے اہم موضوعات ہیں۔[42]

خلاصۃ:

مالک بن نبی نے مختلف موضوعات پرتقریبا اڑھائی درجن کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ہم نے زمانی ترتیب سے ان میں سے اہم کتابوں کا ذکر کیا لیکن ان کی فکر کو درست طریقے سے سمجھنے اور اس کا احاطہ کرنے کے لئے ایک مبتدی قاری کو درج ذیل ترتیب سے انھیں پڑھنا چاہئے:

بہتر ہے کہ آغاز **"دور المسلم فی الثلث الاخیر من القرن العشرین"** سے کیا جائے ، ایک تو اس لئے کہ یہ ان کے آخری لیکچر پر مبنی کتابچہ ہے گویا اس کی فکر کا خلاصہ ہے اوردوسرا اس لئے کہ یہ سمجھنےمیں آسان ہے۔ اس طرح **"دور المسلم فی عالم الاقتصاد"** بھی اپنے موضوع پر آسان فہم کتاب ہے۔ اس کے بعد ان کی کتاب **"بین الرشاد**

39- دیکھئے کتاب کا مقدمہ از ناشر عمر مسقاوی، مالک بن نبی، **بین الرشاد والتیہ**(دمشق: دار الفکر، 2012ء)، ص: 7-

40- ایضا، ص:9-

41- دیکھئے کتاب کا مقدمہ از عمر مسقاوی، **من اجل التغییر**(بیروت: دار الفکر، 1995ء)، ص: 5، 6-

42- مالک بن نبی، **مذکرات مالک بن نبی العفن** ، ترجمہ نور الدین خندودی(الجزائر: دار الامۃ، ط:1، 2007ء)-

والتيم"کا مطالعہ کرنا چاہئے جو مختلف مقالات پر مبنی ان کی کتاب ہے اور جس میں انھوں نے اس وقت کے اہم موضوعات کو ڈسکس کیا ہے اور اس کا علاج پیش کیا ہے، اس سے ان کی فکر کا ایک ابتدائی اورمجموعی تصویر سامنے آتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ان کی دو مزید کتابیں جو ان کے بعض مقالات اور محاضرات پر مشتمل ہے ، کا مطالعہ بھی مفید ہوگا ؛ ایک **آفاق جزائرية**اور دوسرا **من اجل التغيير** ہے۔یہ اس دور کے محاضرات ہیں جب مالک بن نبی الجزائر واپس لوٹے تھے ۔ان میں اس وقت کے عمومی حالات، اس وقت کے صدر بن بیلا اور پھر بومدین کے ساتھ ان کے روابط اور ان افکار پر مشتمل ہے جو انھوں نے اس وقت کی حکومتوں کو پیش کئے یا جن کے ذریعے وہ ملک میں تبدیلی لانا چاہتے تھے۔

اس کے بعد ان کتابوں کی باری آتی ہے جو انھوں نے خاص مواقع پر لکھی تھیں جیسے "**الفكرةالافريقيةالآسيوية**"یہ کتاب اپریل 1955ء میں انڈونیشیا کے جزیرہ جاوا کے مغربی شہر بینڈونگ (Bandung)میں منعقدہ افرو ایشین کانفرنس کی روشنی میں لکھی گئی تھی۔یہ ان کی وحدت اسلامی کی تکمیل کی خواب تھی جو شرمندہ تعبیر نہ ہوئی ۔ اسی طرح "**كومنويلث إسلامي**" ہے جس میں انھوں نے یورپ کے طرز پر اسلامی کامن ویلتھ بنانے کی تجویز پیش کی تاکہ مسلمانوں کو معاشی مفادات کی بنیاد پر یکجا کیا جائے ۔

مالک بن نبی کی کچھ کتابیں وہ ہیں جو ایک ہی مرتبہ چھپی ہیں جیسے "**لبيك**" جو ان کے سفر حج پر مشتمل ناول ہے۔ یہ ان کا پہلا اور آخری ناول ہے، اس کتاب میں انھوں نے حج کے موقع پر پیش آنے والے واقعات اور ملاقاتوں کا احوال ادبی انداز میں کیا ہے۔ اسی نوع کی ایک کتاب " **الظاهرةالقرآنية**" بھی ہے، اگر چہ اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں لیکن باقی کتابوں کی نسبت بہت کم ہے۔ یہ فہم کے اعتبار سے آسان کتاب ہے اور اس میں انھوں نے قرآن کریم اورانجیل کا موازنہ پیش کیا ہے۔

اس کے بعد مالک بن نبی کی ان کی کتابوں کے باری آتی ہے جو انھوں نے براہ راست تہذیبی مسائل کے بارے میں لکھی ہیں اور جو زیادہ گہری اور فکری ہیں۔ ان میں سب سے پہلے "**وجهة العالم الإسلامي، الجزء الأول**" ہے ، یہ کتاب ان کی فکری سفر کے آغاز میں لکھی گئی ہے۔ اس میں انھوں نے الجزائر میں بالخصوص اور امت مسلمہ میں بالعموم غربت، جہالت اور سامراج کی چاکری کرنے والوں کی حالت زار پر بات کی ہے۔ اس کے بعد "**شروط النهضة**" ہے جو ان کی فکر کی بنیادی کتابوں میں سر فہرست ہےاورجس میں انھوں نے نشاۃ ثانیہ کے شرائط اور تہذیب کے عناصر ترکیبی پر بات کی ہے۔ پھر "**مشكلة الأفكار فى العالم الإسلامى**" کی باری آتی ہے۔ یہ آخری کتاب ان کی زندگی کے آخری سالوں میں تحریر کی گئی ہے اس میں کچھ نیا نہیں ہے بلکہ اس میں انھوں نے اپنی فکر کا خلاصہ اور نچوڑ پیش کیا ہے۔

ان کی فکر کے عمق جانچنے اور ثقافت کے بارے میں ان کی منفرد رائے جاننےکے لئے ان کی کتاب "**مشكلة الثقافة**" اہم کتاب ہے۔ اس کتب میں انھوں سے گزشتہ مفکرین سے ہٹ کر ثقافت کے ضمن میں نہ صرف ذوق و جمال پر بحث کی ہے بلکہ ثقافت اور علم میں فرق بھی ذکر کیا ہے۔ اس کتاب سے ایک طرف مالک بن نبی کی فکر میں ثقافت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف یہ معلوم ہوتا کہ ثقافت ان کے نزدیک نشاۃ ثانیہ کی بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔

مالک بن نبی کی زندگی کے بارے میں جاننے کے لئے بنیادی ماخذ ان کی ڈائری ہے جو

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146

DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol. 3 No. 9 (September) (2025)

کتابی شکل میں **"مذکرات شاھد للقرن"** سے پہلے دو حصوں میں الگ الگ اور بعد میں یکجا شائع ہوئی۔ ان کی آخری ڈائری **"مذکرات مالک بن نبی العفن"** کے نام سے ان کی وفات کے کئی سالوں بعد شائع ہوئی۔ **"الصراع الفکری"** مالک بن نبی کی وہ اہم کتاب ہے جس کا مطالعہ بار بار کران چاہئے ۔ اس کتاب میں فکری کشمکش سے بحث کی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ فرانسیسی سامراج ، سیاست دانوں اور مختلف علماء کی طرف سے انھیں کیسے نشانہ بنایا گیا۔

اس انداز سے مالک بن نبی کی کتابوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے، ان کی فکر سے دلچسپی رکھنے والے اورخاص طور سے وہ طلبہ و محققین جو پہلی مرتبہ ان کو پڑھ رہے ہیں ، کو اس ترتیب سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے ۔